خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منگل | 17-فروری 1998ء

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر نسیم سیفی

CPL 61

☎ 213029

جلد 48-83 نمبر 37 | منگل 19 شوال - 1418ھ 17 تبلیغ 1377ہش 17-فروری 1998ء

خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرو گے تو ضرور تمہاری مدد کرے گا

یہ نہ سمجھو کہ اللہ تعالیٰ کمزور ہے۔ وہ بڑی طاقت والا ہے۔ جب اس پر کسی امر میں بھروسہ کرو گے ضرور تمہاری مدد کرے گا۔ (-) لیکن جو لوگ ان آیات کے پہلے مخاطب تھے وہ اہل دین تھے ان کی ساری فکریں محض دین کے لئے تھیں اور دنیوی امور حوالہ بخدا تھے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے ان کو تسلی دی کہ میں تمہارے ساتھ ہوں۔ غرض برکات تقویٰ میں سے ایک یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ متقی کو ان مصائب سے مخلصی بخشتا ہے۔ جو دینی امور میں حارج ہوں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 8)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

اب یہ کیسی صاف بات ہے کہ جیسے بہشتی زندگی اسی دنیا سے شروع ہوتی ہے اسی طرح پر دوزخ کی زندگی بھی یہاں ہی سے انسان لے جاتا ہے۔ جیسا کہ دوزخ کے باب میں فرمایا (-) دوزخ وہ آگ ہے جو خدا کا غضب اس کا منبع ہے اور وہ گناہ سے پیدا ہوتی ہے اور پہلے دل پر غالب ہوتی ہے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آگ کی جڑ وہ ہموم غموم اور حسرتیں ہیں جو انسان کو آگھیرتی ہیں' کیونکہ تمام روحانی عذاب پہلے دل سے ہی شروع ہوتے ہیں۔ جیسے تمام روحانی سروروں کا منبع بھی دل ہے اور دل ہی سے شروع ہونے بھی چاہئیں۔ کیونکہ دل ہی ایمان یا بے ایمانی کا منبع ہے۔ ایمان یا بے ایمانی کا شگوفہ بھی پہلے دل ہی سے نکلتا ہے اور پھر تمام بدن اور اعضاء پر اس کا عمل ہوتا ہے اور سارے جسم پر محیط ہو جاتا ہے۔ پس یاد رکھو کہ بہشت اور دوزخ اسی دنیا سے انسان ساتھ لے جاتا ہے اور یہ بات بھولنی نہ چاہئے کہ بہشت اور دوزخ اس جسمانی دنیا کی طرح نہیں بلکہ ان دونوں کا مبداء اور منبع روحانی امور ہیں۔ (ملفوظات جلد اول صفحہ 573)

گناہوں کے خلاف جدوجہد کرنا ضروری ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

یاد رکھیں کہ جتنی دیر تک آپ اپنے گناہوں پر راضی رہیں گے اور ان کے خلاف جدوجہد کا آغاز نہیں کریں گے اتنا ہی آپ کے لئے ان کو دور کرنا مشکل' دوبھر یہاں تک کہ ایک وقت میں ناممکن ہو جائے گا یعنی انسانی کوششوں کے بس کی بات نہیں رہے گی۔ پھر آسمان ہی سے کوئی فضل نازل ہو تو ان کو دور کر سکتا ہے ورنہ زندگی بھر پھر آپ کو انہی داغوں میں رہنا ہو گا' انہی داغوں میں دفن ہونا پڑے گا۔ پس اس پہلو سے توجہ کریں کہ اگرچہ سفر بہت لمبا ہے اور کمزوریاں بہت زیادہ ہیں مگر مٹانے کا سفر لازماً شروع ہو جانا چاہئے۔ یعنی داغوں کو مٹانے کا سفر لازماً شروع ہو جانا چاہئے اور جتنی توفیق ملتی ہے اپنا جائزہ لے کر انصاف کی نظر سے' تقویٰ کی نظر سے یہ دیکھیں کہ آپ میں کہاں کہاں' کیا کیا خامیاں ہیں اور کچھ کو آپ پکڑ لیں۔ کچھ کو پکڑ کے فیصلہ کر لیں کہ ان کو تو لازماً چھوڑ کے رہوں گا اور پھر دعا کریں (-) اللہ تعالیٰ نے اس کا راز یہ سکھایا ہے کہ پھر اللہ سے مدد مانگنا کیونکہ اس کے بغیر تم کچھ نہیں کر سکتے۔ (-) صبر کے ذریعے یعنی اس حسن ظن کے ذریعے کہ یہ داغ مٹ جائیں گے اور پھر اس کوشش پر ہمیشہ قائم رہتے ہوئے (-) عبادت کے ذریعے (عبادت) پڑھ پڑھ کے خدا سے مدد مانگتے رہو اور ان داغوں کو مٹا کے چھوڑو' جو بدزیب لگتے ہیں۔ یہ وہ داغ ہیں جو بعد میں پڑے ہیں' جو ابھی نئے ہیں' ابھی آپ ان کو پہچانتے ہیں کہ بری باتیں ہیں تو آپ سمجھیں گے کہ یہ جو نئے داغ مجھے دکھائی دے رہے ہیں ان کو صاف کر کے میں کام سے فارغ ہو جاؤں گا لیکن جب آپ ان داغوں کو دور کریں گے تو آپ کو دکھائی دے گا کہ ان کے نیچے چھپے ہوئے داغ اور بھی زیادہ بدزیب تھے بدصورت تھے اور زیادہ پکے ہو چکے ہیں۔ تو اگر سفید کپڑے کے اوپر چند داغ ہوں تو اسکا مٹانا یعنی دھوبی کی طرح اس کو پٹخ پٹخ کر پتھروں پر یا ابال ابال کر ان کا صاف کرنا نسبتاً آسان کام ہے۔ مگر انسان کے معاملے میں یہ داغ کی تہیں ہیں جو تہہ بہ تہہ جمتی چلی جاتی ہیں اور بڑھتی چلی جاتی ہیں یہاں تک کہ اوپر کی تہہ نیچے کے داغوں کو دیکھنے بھی نہیں دیتی۔ انسان کی نظر ان تازہ داغوں پر ہوتی ہے جو ابھی کل پرسوں کی بات ہے کہ وہ ان گناہوں میں مبتلا ہوا اور اس کی وجہ سے اسے وہ داغ دکھائی دیتے ہیں۔ کوئی نئی بدتمیزی سیکھی ہے انسان نے تو کچھ دن تک نظر آتی ہے کہ ہاں میں نے ایک نئی

باقی صفحہ 7 پر

جنازہ حاضر و غائب

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے بتاریخ 12- جنوری 1998ء قبل از درس بیت الفضل لندن میں مندرجہ ذیل جنازہ حاضر و غائب پڑھائے۔

جنازہ حاضر۔

مکرم سردار بشارت احمد صاحب ابن حضرت سردار عبد الرحمان صاحب (مہر سنگھ)

جنازہ غائب۔

(۱) محترمہ فاطمہ بیگم صاحبہ اہلیہ حضرت چوہدری محمد شریف صاحب سابق امیر جماعت ضلع ساہیوال مورخہ 30- دسمبر 1997ء بعمر 94 سال وفات پا گئیں۔ موصوفہ حضرت نواب محمد دین صاحب کی بڑی بہو اور مکرمہ بیگم مجیدہ شاہنواز صاحبہ کی بڑی بھابی اور سمدھن بھی تھیں۔ آپ چالیس سال تک لجنہ اماء اللہ ساہیوال کی صدر رہیں۔ تین بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ چاروں بیٹیاں خدا کے فضل سے لجنہ کے کاموں میں پیش پیش ہیں۔

(۲) مکرم محمد دین صاحب بدر۔ (درویش قادیان) ابن مکرم غلام نبی صاحب۔ وفات 98-1-7 موصوف ابتدائی درویشوں میں سے تھے۔ تقسیم ملک سے قبل ہوشیار پور سے قادیان آئے اور درویشی اختیار کی۔ آپ موصی تھے۔ پسماندگان میں 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ مکرم منیر احمد صاحب حافظ آبادی (وکیل اعلیٰ قادیان) ان کے سب سے بڑے داماد ہیں۔

(۳) محترمہ جمیلہ خاتون صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب نائب ناظر زراعت ربوہ 98-1-8 کو کراچی میں بعارضہ کینسر وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔

(۴) مکرم عبد الغفار خان صاحب۔ 9- جنوری 1998ء کو بعمر 74 سال ربوہ میں وفات پا گئے۔ موصوف مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل اعلیٰ ربوہ کے برادر نسبتی اور مکرم مرزا عبد الوحید صاحب آف ہنسلو (یو-کے) کے خسر تھے۔

○ سہ ماہی دوئم میں خدام کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کے لئے عنوان "جماعت احمدیہ اور خدمت وطن" مقرر کر دیا گیا ہے۔ اس عنوان پر کم از کم 5 تا 7 فل سکیپ صفحات پر مضمون لکھ کر جلد مرکز بھجوائیں۔ مرکز میں مضمون پہنچنے کی آخری تاریخ 15-اپریل 1998ء ہے۔ قائدین سے گزارش ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ خدام کو اس مقابلہ میں شامل کریں۔

(مہتمم تعلیم)

خدا کی طرف آجاؤ اور ہر ایک مخالفت اس کی چھوڑ دو اور اس کے فرائض میں سستی نہ کرو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

17 تبلیغ 1377 ہش 17 فروری 1998ء

بچوں کی تربیت کے لئے سعی کی ضرورت

وکالت وقف نو کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے واقفین نو کی تربیت کے سلسلے میں ارشادات اکثر الفضل میں شائع ہوتے رہتے ہیں اور دیکھا گیا ہے کہ والدین ان کی طرف خاص توجہ دیتے ہوئے اپنے واقفین نو بچوں کی بہت احسن رنگ میں تربیت کرتے ہیں ہمیں اس بات کا اس طرح علم ہوتا رہتا ہے کہ کئی والدین اپنے واقفین نو بچوں کو لے کر الفضل کے دفتر میں تشریف لاتے ہیں اور ہمیں ان سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ہم ان بچوں سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ صاف پتہ چلتا ہے کہ حضرت صاحب کے ارشادات کو مد نظر رکھتے ہوئے ان کی کیسی تربیت کی جا رہی ہے۔ جہاں تک واقفین نو کے مستقبل کا تعلق ہے یہ بات اکثر کہی جاتی ہے اور ہے بھی بہت حقیقت پر مبنی کہ آئندہ دنیا کے لئے یہ لوگ ایک نعمت عظمیٰ ثابت ہوں گے۔ یہ آئندہ آنے والی نسلوں کی تربیت کرنے والی ایک فوج بن کر ابھر رہے ہیں۔ اس میں تو کوئی شک نہیں کہ واقفین نو بچوں سے پہلے بھی بچوں کے بہت سے والدین اچھی تربیت بھی کرتے تھے۔ لیکن اب ضرورت کے مطابق اور ماحول کو سامنے رکھتے ہوئے حضرت صاحب کے ارشادات پر جو عمل ہو رہا ہے اس سے ان بچوں کی تربیت پہلے سے بہت زیادہ بہتر رنگ میں ہو رہی ہے۔ اور یہ ایک نفسیاتی نکتہ ہے کہ بڑے جب کسی چھوٹے بچے کو دیکھتے ہیں کہ اس نے بہت اچھی بات کی ہے تو وہ اس سے متاثر ہوتے ہیں اور اگر وہ خود ویسے نہ کرتے ہوں تو ان کے دل میں ندامت پیدا ہوتی ہے اور وہ بھی اپنے آپ کو اسی طرح ڈھالنے کی کوشش کرتے ہیں گویا کہ بعض اوقات چھوٹے بچے بھی بڑوں کی تربیت کا باعث بن جاتے ہیں۔ اس نفسیاتی نکتہ کو سامنے رکھتے ہوئے ہمارے دل میں ہمیشہ یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ اب والدین واقفین نو کی جو تربیت کر رہے ہیں بے شک بالکل ویسی ہی تربیت تو ان کے پہلے بچوں کی نہ کی گئی ہو گی لیکن اگر پہلے کے بچے بھی ان چھوٹے بچوں پر نظر رکھیں تو یقیناً وہ بھی اپنے آپ کو زیادہ بہتر بنا سکیں گے۔ وہ ان کی طرف دیکھیں اس موجودہ تربیت کے سلسلے میں وہ کیسے بن رہے ہیں اور یہ بات دیکھ کر وہ اپنی کسی کمی کو دور کرنے کی کوشش کریں۔

ویسے تو شروع ہی سے والدین کو تمام بچوں کی بہتر تربیت کرنی چاہئے اور والدین کوشش کرتے بھی ہیں لیکن اب تو ایسے لگتا ہے کہ بہتر تربیت کے لئے فضا زیادہ سازگار ہو رہی ہے۔ اور والدین کو اس بات کا خیال بڑھ رہا ہے کہ بچوں کی تربیت یا کم از کم ان بچوں کی تربیت جو واقفین نو ہیں زیادہ بہتر رنگ میں کی جائے۔ جہاں تک بچوں کی تربیت کا تعلق ہے ہم حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا ایک مختصر سا اقتباس پیش کرتے ہیں آپ فرماتے ہیں:-

"اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں۔ نہ کبھی ان کے لئے دعا کرتے ہیں اور نہ ان مراتب تربیت کو مد نظر رکھتے ہیں۔ میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی (عبادت) ایسی نہیں ہے جس میں میں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لئے دعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتدا میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں تو وہ ان کو تنبیہہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے جاتے ہیں۔"

یہ جو حضرت صاحب نے فرمایا ہے کہ اولاد کی تربیت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں یعنی لوگ ایسا نہیں کرتے انہیں کرنا چاہئے' اس میں سب سے اہم بات "سعی" کی ہے۔ یہ تو کہا جا سکتا ہے کہ عام طور پر کوئی والدین ایسے نہیں جو اپنے بچوں کو فرمانبردار بنانا نہ چاہیں۔ لیکن جیسا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے سعی اس کام کی کنجی ہے۔ ضرورت صرف اس بات کی نہیں کہ انہیں فرمانبردار بنتا دیکھا جائے ضرورت اس بات کی ہے کہ ان کو فرمانبردار اور نیک چلن بنانے کی کوشش کی جائے۔ جیسا کہ ہم نے کہا ہے حضرت صاحب نے جو سعی کا لفظ یہاں استعمال فرمایا ہے یہ کنجی ہے ساری تربیت کی۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے واقفین نو کی تربیت کے متعلق جو ارشادات فرمائے ہیں وہ دراصل اسی کنجی کے استعمال کے لئے ہیں۔ یعنی کوشش کی جائے اور خود بھی بعض اوقات بچے عمدہ اور نیک چلن بن جاتے ہیں اور فرمانبردار ہوتے ہیں۔ لیکن والدین کا فرض یہ ہے کہ وہ یہ سب کچھ ہوتا دیکھنے کے لئے کوشش کریں اور فکر کریں۔

پس واقفین نو کی سکیم میں انسان کی فطرت کے اس پہلو کو جگایا ہے کہ وہ صرف نیک چلن اور عمدہ اور فرمانبردار بنتا دیکھیں نہیں' بلکہ اس کے لئے کوشش کریں۔ اس کوشش کا اللہ تعالیٰ انہیں بہت اجر دے گا اور واقعی بچے عمدہ اور نیک چلن اور فرمانبردار بن کر آئندہ نسلوں کی بہتر تربیت کرنے کے قابل ہو سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ بات بھی قابل غور ہے کہ سعی کے علاوہ حضرت صاحب نے دعا کا بھی ذکر فرمایا ہے اور نہ صرف ذکر فرمایا ہے بلکہ اپنا نمونہ بھی ہمارے سامنے رکھا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہر (عبادت) میں اپنی بیوی بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں۔ عام طور پر لوگ بہت سی دعائیں کرتے تو ہیں لیکن کیا انہیں کبھی یہ خیال بھی آیا ہے کہ اپنے بچوں کے لئے بھی خاص طور پر دعا کریں۔ اور جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں' بچوں کے لئے دعا درحقیقت قوم کے مستقبل کے لئے دعا ہے۔

شائد مری باتوں کا اثر کچھ نہیں ہوتا
ہوتا ہے تو پھر بارِ دِگر' کچھ نہیں ہوتا
کرتا ہوں ہر اک بات بہت سوچ سمجھ کر
لیکن مری سوچوں کا ثمر کچھ نہیں ہوتا
خاموش تو رہنے کو میں رہ سکتا ہوں اے دوست
پھل جس پہ نہ آئے وہ شجر کچھ نہیں ہوتا

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے

ماہنامہ خالد اکتوبر 1960ء

دوستوں کو علمی اور تحقیقی مضامین لکھنے کی دعوت

حضرت بانی سلسلہ کی ایک لطیف نظم کے شروع میں یہ مصرع آتا ہے کہ:-

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے

اس مصرع کا مطلب اور مقصد یہ ہے کہ گو جہاد فرض ہے اور (ایمان والوں) کو حکم دیا ہے کہ ان میں سے ایک طبقہ لازماً دین کی خدمت اور دین کے رستہ میں جدوجہد کے لئے وقف رہنا چاہئے۔ مگر مختلف قسم کے حالات کے ماتحت دین کی خدمت مختلف رنگ اختیار کر سکتی ہے۔ بعض حالات میں جب کہ کوئی دشمن دین کو مٹانے کی غرض سے جبر اور تشدد کا رستہ اختیار کر کے تلوار اٹھائے تو اس وقت اپنے دفاع کے لئے (نہ کہ مخالفوں کو جبراً دین حق کا پیروکار بنانے کے لئے) تلوار کا جواب تلوار سے دینا ہو گا۔ اور اگر دشمن کا حملہ دلائل اور عقلی اور نقلی اعتراضوں کے رنگ میں ہو تو اس وقت جہاد بھی اسی میدان کے اندر محدود ہو جائے گا۔ اور اگر کسی وقت ان کی اپنی بداعمالی دین کو بدنام کرنے کا باعث بن رہی ہو تو اس وقت سب سے مقدم جہاد تربیت اور ان کی اخلاقی اور روحانی اصلاح سے تعلق رکھے گا وغیرہ وغیرہ۔ چنانچہ ایک موقعہ پر فرمایا گیا

"یعنی اب ہم چھوٹے جہاد سے فارغ ہو کر بڑے جہاد یعنی اپنے نفسوں کے ساتھ جہاد کرنے کی طرف لوٹ رہے ہیں۔"

اسی اصولی تعلیم کے ماتحت حضرت بانی سلسلہ نے وہ مصرع ارشاد فرمایا ہے جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔ اور آپؑ کا منشاء یہ ہے کہ یہ زمانہ اپنے وقتی تقاضوں اور پیش آمدہ حالات اور مخالفوں کے رویہ کے مطابق قلم کے جہاد کا زمانہ ہے جب کہ مخالفین کی طرف سے دین کے خلاف معاندانہ لٹریچر کہ ذریعے بے پناہ حملے کئے جا رہے ہیں۔ ایسے وقت میں اصل جہاد قلم کا جہاد ہے۔ تاکہ قلم کے ذریعہ غیر مسلموں کے اعتراضوں کا ایسا دندان شکن جواب دیا جائے کہ ان کے قلموں اور ان کی زبانوں کی گولہ باری پر موت وارد ہو جائے اور یہی رستہ حضرت بانی سلسلہ نے خدائی منشاء کے ماتحت اختیار کیا۔ چنانچہ آپ کی اس عدیم المثال خدمت کا اعتراف مخالفوں تک نے ایسے شاندار رنگ میں کیا ہے کہ اس تعریف سے ملک کی مخالفانہ فضا تک گونجنے لگ گئی۔ مثال کے طور پر امرتسر کے مشہور اخبار وکیل کے غیراز جماعت ایڈیٹر نے حضرت بانی سلسلہ کی وفات پر لکھا:-

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے۔ اس لٹریچر کی قدر و عظمت آج جب کہ وہ اپنا کام پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے۔ اس مدافعت نے نہ صرف عیسائیت کے اس ابتدائی اثر کے پرخچے اڑا دیئے جو سلطنت کے سایہ میں ہونے کی وجہ سے حقیقت میں اس کی جان تھا۔ بلکہ خود عیسائیت کا طلسم دھواں ہو کر اڑنے لگا۔ اس کے علاوہ آریہ سماج کی زہریلی کچلیاں توڑنے میں بھی مرزا صاحب نے دین حق کی بہت خاص خدمت سرانجام دی ہے۔ ان کی آریہ سماج کے مقابل کی تحریروں سے اس دعویٰ پر نہایت صاف روشنی پڑتی ہے کہ آئندہ ہماری مدافعت کا سلسلہ خواہ کسی درجہ تک وسیع ہو جائے ناممکن ہے کہ یہ تحریریں نظرانداز کی جا سکیں۔"

پھر دہلی کے غیراز جماعت اخبار کرزن گزٹ نے اپنے اخبار میں لکھا کہ:-

"ہم اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ کسی بڑے سے بڑے آریہ اور بڑے سے بڑے پادری کو یہ مجال نہ تھی کہ وہ مرزا صاحب کے مقابلہ پر زبان کھول سکتا...... اگرچہ وہ پنجابی تھا مگر اس کے قلم میں اس قدر قوت تھی کہ آج سارے پنجاب بلکہ بلندیٔ ہند میں بھی اس قوت کا کوئی لکھنے والا نہیں۔"

پس اس نوٹ میں حضرت بانی سلسلہ کا جو شاندار مصرع درج ہے وہ کسی ناواجب فخر و افتخار کی پیداوار نہیں بلکہ ایک زبردست حقیقت ہے جو تلوار سے زیادہ کاٹنے والی اور دلوں کی گہرائیوں میں گھر کرنے والی ہے (-)

اس جگہ مجھے اپنی ایک رؤیا کی بناء پر جماعت کے نوجوانوں کو احمدیت کی قلمی خدمت کی طرف توجہ دلانا اصل مقصد ہے۔ چند دن ہوئے میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا جس سے میں ڈرا بھی اور خوش بھی ہوا۔ میں نے دیکھا کہ کسی نے مجھے حضرت امام اول کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک لمبا سا خط لا کر دیا ہے۔ یہ خط میرے نام ہے میں نے خط پڑھنے سے پہلے اس کے آخری حصہ کو اٹھا کر دیکھا تو خط کے نیچے حضرت امام جماعت الثانی کے دستخط تھے اور خط کے آخر میں اس قسم کا مضمون تھا کہ اگر آپ نے احمدی نوجوانوں کو احمدیت کی خدمت کے لئے مضامین لکھنے اور تصانیف کرنے کی ترغیب نہ دی اور اس کا طریقہ نہ سمجھایا تو اس معاملہ میں میں اور عبداللہ اور والدہ عبداللہ آپ پر خوش نہیں ہوں گے میں اس خواب سے خوش تو اس لئے ہوا کہ تصنیف کے میدان میں میری حقیر سی خدمت عالم بالا میں قدر کے قابل سمجھی گئی اور ڈرا اس لئے کہ جماعت کے نوجوانوں کو فن تصنیف کی ترغیب دینے اور اس کا طریقہ سمجھانے کی ذمہ واری ایسی نازک اور ایسی وسیع ہے کہ میں شاید اپنی موجودہ عمر اور موجودہ صحت میں اسے کماحقہ ادا نہ کر سکوں۔

بہرحال اس رؤیا کی بناء پر یہ نوٹ الفضل میں بھجوا رہا ہوں تا احمدی نوجوانوں کو فن تحریر اور مضمون نویسی کی طرف توجہ پیدا اور وہ قلم کے میدان میں سلطان القلم (-) کے انصار بن کر دین کی نمایاں خدمت انجام دے سکیں۔ بے شک زبان بھی (دعوت) ہدایت اور اشاعت علم کا ایک بہت عمدہ ذریعہ ہے مگر جو مقام قلم کو حاصل ہے۔ وہ زبان کو ہرگز حاصل نہیں۔ (-)

قلم علم کی اشاعت اور حق کی دعوت کا سب سے بڑا اور سب سے اہم اور سب سے مؤثر ترین ذریعہ ہے۔ اور زبان کے مقابلہ پر قلم کو یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس کا حلقہ نہایت وسیع ہوتا ہے زبان کی بات عام طور پر منہ سے نکل کر ہوا میں گم ہو جاتی ہے۔ سوائے اس کے کہ اسے قلم کے ذریعہ محفوظ کر لیا جائے۔ مگر قلم دنیا بھر کی وسعت اور ہمیشگی کا پیغام لے کر آتی ہے۔ اور پریس کی ایجاد نے تو قلم کو وہ عالمگیر پھیلاؤ اور وہ دوام عطا کر دیا ہے جس کی اس زمانہ میں کوئی نظیر نہیں۔ کیونکہ قلم کا لکھا ہوا گویا پتھر کی لکیر ہوتا ہے۔ جسے کوئی چیز مٹا نہیں سکتی اور قلم کو یہ مزید خصوصیت بھی حاصل ہے کہ اسے اپنے منبع کی نسبت کے لحاظ سے کامل یقین کا مرتبہ میسر ہوتا ہے۔ ہمیں بعض اوقات کسی شخص کی طرف سے کوئی بات زبانی طور پر پہنچتی ہے مگر اس کے سننے والوں کی روایت میں اختلاف ہو جاتا ہے مگر جب کسی شخص کے قلم سے کوئی بات نکلے تو پھر اس بات کے منبع اور ماخذ کے متعلق کسی قسم کا شبہ نہیں رہتا بہرحال اس زمانہ میں جب کہ دین کے دشمن دین کی تعلیم کے خلاف ہزاروں، لاکھوں رسالے اور کتابیں شائع کر رہے ہیں۔ قلم سے بڑھ کر دین کی مدافعت اور دین کے پرامن مگر جارحانہ علمی اور روحانی حملوں سے زیادہ طاقتور کوئی اور ظاہری ذریعہ نہیں۔

پس اے عزیزو اور اے دوستو اپنے فرض کو پہچانو اور سلطان القلم کی جماعت میں ہو کر دین کی قلمی خدمت میں جوہر دکھاؤ۔ (-) چند ماہ کی بات ہے کہ مجھے کسی عزیز نے کہا اور میں شرم سے کٹ گیا کہ کچھ عرصہ سے ہماری جماعت میں اس قسم کی علمی اور تحقیقاتی تصانیف شائع نہیں ہو رہیں جو چند سال پہلے شائع ہوا کرتی تھیں۔ یہ اعتراض تو درحقیقت درست نہیں کیونکہ اس عرصہ میں حضرت امام جماعت الثانی کی طرف سے بیش بہا علمی اور عرفانی جواہر پارے منظر عالم پر آئے ہیں اور بعض دوسرے احباب نے بھی بعض اچھی اچھی کتابیں لکھی ہیں۔ مگر اس میں شبہ نہیں کہ جس تیز رفتاری سے قلمی خدمت میں ترقی ہونی چاہئے تھی اور جس رنگ میں بعض نئے میدانوں میں تحقیقی مضامین لکھنے کی ضرورت تھی اس میں کسی قدر کمی ہے اور یہ بھی ایک حد تک درست ہے کہ بعض نوجوانوں کا میلان تحقیقی اور علمی مضامین لکھنے کی بجائے نوک جھونک والے سطحی اور وقتی مقالوں کی طرف زیادہ ہو رہا ہے۔ یہ میلان ایک ترقی کرنے والی قوم کے لئے بہت نقصان دہ ہے۔ اور ضرورت یہ ہے کہ بہت جلد کانٹا بدل کر جماعت کی قلموں کو صحیح رستہ پر ڈالنے کی کوشش کی جائے۔ (-)

تحقیقی مضمون لکھنے کے لئے اس بات کی ضرورت ہے کہ پہلے ایک موضوع کو جو کسی حقیقی حاضر الوقت ضرورت کے مطابق ہو چن کر اسے اپنے ذہن میں مستحضر رکھا جائے۔ اس پر کچھ وقت تک غور کیا جائے پھر (-) بنیادی لٹریچر کا مطالعہ کر کے اس مضمون کے نوٹ لئے جائیں اور انہیں ترتیب وار مرتب کیا جائے۔ پھر جو امکانی اعتراضات اس مضمون کے متعلق دوسروں کی طرف سے ہوئے ہوں یا ہو سکتے ہوں انہیں ذہن میں رکھ کر ان کا جواب سوچا جائے۔ پھر ایک عمومی خاکہ اس امر کے متعلق اپنے دماغ میں قائم کیا جائے کہ اس مضمون کو کس طرح شروع کرنا ہے۔ اور کس طرح چلانا اور کس طرح ختم کرنا ہے۔ آغاز اس طرح ہونا چاہئے کہ مضمون پڑھنے ولا اس کی نوعیت اور اہمیت کو محسوس کر کے اس کے لئے ذہنی طور پر تیار اور چوکس ہو جائے اور اختتام اس رنگ میں سوچا جائے کہ گویا چند تیر ہیں جو آخری ضرب کے طور پر پڑھنے والے کے دل میں پیوست کرنے مقصود ہیں۔ اس کے بعد نوٹ سامنے رکھ کر دعا کرتے ہوئے مضمون شروع کیا جائے۔ اور ہر ضروری اقتباس کے اختتام میں بریکٹوں کے اندر معین حوالہ درج کیا جائے تاکہ اگر مضمون پڑھنے والا اس بارے میں مزید تحقیق کرنا چاہے تو از خود تحقیق کر کے تسلی کر سکے۔ مضمون ختم کرنے کے بعد نظر ثانی بہت ضروری ہے اور نظر ثانی کے لئے بہترین طریق یہ ہے کہ اپنے مضمون کو علیحدگی میں اونچی آواز سے پڑھا جائے تاکہ آنکھوں کی فطری حس کے علاوہ کان بھی اپنی قدرتی موسیقی کو کام میں لا کر اصلاح میں مدد دے سکیں۔ میں نے بارہا حضرت بانی سلسلہ کو اس رنگ میں اپنی تحریرات کو پڑھتے دیکھا اور سنا ہے اور آپ اپنے مضامین کی نظر ثانی بھی ضرور فرمایا کرتے تھے۔ چنانچہ آپ کے مسودات کی عبارت کئی جگہ سے کٹی ہوئی اور بدلی ہوئی نظر آتی تھی۔ اور ایسا نہیں ہوتا تھا کہ بس جو لکھا گیا سو لکھا گیا بلکہ آپ اس غرض سے اور نیز صحت کی غرض سے اپنی کتب کی کاپیاں اور پروف تک بھی خود ملاحظہ فرماتے تھے۔

مضمون شروع کرنے سے قبل نیت درست کرنے اور خدمت دین کے جذبہ کو اپنے دل میں جگہ دینے اور دعا کرنے کا میں نے یہ عظیم الشان فائدہ دیکھا ہے کہ بسا اوقات اللہ تعالیٰ غیر معمولی رنگ میں نصرت فرماتا ہے۔ مثال کے طور پر کہتا ہوں کہ ایک دفعہ جب میں نے اپنے ایک مضمون کی پہلی سطر ہی لکھی تھی تو یکلخت مجھ پر کشفی حالت طاری ہو گئی اور میں نے دیکھا کہ صفحہ کے آخری حصہ میں جو اس وقت خالی تھا کہ ایک خاص عبارت لکھی ہوئی درج ہے اور مجھے توجہ دلائی گئی کہ اپنے اس مضمون کو اس عبارت کے مضمون کی طرف کھینچ لا۔ چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا جس کی وجہ سے مضمون میں ایک نیا اور بہت دلکش رنگ پیدا ہو گیا۔ بعض اوقات ایسا ہوا کہ میں نے مضمون کا ایک ڈھانچہ سوچ کر نوٹ کیا مگر بعض حصوں میں مضمون لکھتے لکھتے میرا قلم خود بخود ایک نئے رستہ پر پڑ گیا اور بالکل نئی باتیں ذہن میں آگئیں۔ چنانچہ جو ڈھانچہ میں شروع میں

باقی صفحہ 7 پر

ایک اچھی بات

زندگی کی صحیح طور پر قدر کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان اپنی اس مختصر زندگی پر بھروسہ نہ کرے کیونکہ یہ تو کسی لمحہ بھی ختم ہو سکتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر صلاح الدین

ہم نئی صدی میں کیسے داخل ہوں

اکیسویں صدی کی آمد آمد ہے۔ ہر ملک قوم اور فرد کی یہ کوشش ہے کہ ایک نئے عزم اور ولولہ کے ساتھ نئی صدی میں قدم رکھیں۔ ہر ایک کی یہ خواہش ہے کہ ملک و قوم معاشی لحاظ سے مضبوط ہوں۔ اور جو کوتاہیاں ماضی میں ہوئیں ان سے سبق حاصل کرتے ہوئے ایک بہتر مستقبل کی طرف قدم بڑھائیں۔ امریکہ کے گذشتہ صدارتی انتخاب میں صدر کلنٹن نے نوجوانوں کو ووٹ دینے کی ترغیب دیتے ہوئے یہ نعرہ لگایا کہ وہ ایسی پالیسیاں مرتب کریں گے جس سے قومی خسارہ کم ہوگا۔ نوجوانوں کو روزگار کے بہتر مواقع فراہم کئے جائیں گے۔ اور صدر کلنٹن اپنی قوم کے ساتھ بہتر پوزیشن کے ساتھ نئی صدی میں داخل ہونگے۔ اسی وجہ سے نوجوان مرد اور عورتوں نے صدر کلنٹن کو ووٹ دیکر کامیاب بنایا۔

ہمارے ملک میں بھی حکومت اور عوام ہر چھوٹا اور بڑا نئی صدی میں داخل ہونے کی تیاری کر رہا ہے۔ اور باقی دنیا کی طرح ان کی بھی یہی خواہش ہے کہ کس طرح ہمارا ملک اقتصادی طور پر ترقی کر سکتا ہے۔ ملکی قرض اتارنے کی کیا صورت ہو سکتی ہے۔ ہر خاندان اور فرد کس طرح معاشی طور پر ترقی کر سکتا ہے۔ ایک وہ ممالک ہیں جن کو ترقی یافتہ ممالک کہا جاتا ہے۔ اور کچھ ترقی پذیر ممالک ہیں جن میں ہماری باری آتی ہے۔ جہاں ابھی تک ناخواندگی کی شرح 80% سے زائد ہے۔ لوگوں کی سوچوں کے انداز کو بدلنا ہے۔ تعلیم کی شرح میں اضافہ کرنا ہے۔ اور قرض اتار کر نئی صدی میں قدم مارنا ہے۔

میرے شہر میں بھی بعض لوگ نئی صدی کے استقبال کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ ایک چھوٹا سا بچہ ریلوے پھاٹک کے پاس ریڑھی لگاتا ہے کبھی کھجور اور کبھی مالٹے اور کینو بیچتا ہے۔ شائد اس کے کانوں میں بھی نئی صدی کے آنے کی آواز پڑی۔ ایک صاحب سے کہنے لگا (میں بھی وہاں موجود تھا) کہ لوگوں نے بہت ترقی کر لی ہے۔ فلاں شخص کروڑ پتی بن گیا ہے۔ پہلے چند روپے کماتا تھا۔ اب میں بھی نئی صدی میں ترقی کرونگا۔ اور ابھی سے اس کی تیاری کرنے کی سوچ میں ہوں۔ مجھے اور دوسرے صاحب کو یہ سن کر بہت خوشی ہوئی۔ اور اس بچے سے پوچھا کہ تمہارا کیا پروگرام ہے۔

بہت ہی خوش ہو کر بتانے لگا کہ میرا گدھا گاڑی لینے کا پروگرام ہے۔ (کسی کے ساتھ شراکت کر کے) میں گدھا گاڑی پر سبزی بیچا کرونگا۔ یہ سن کر دوسرے صاحب کو بہت غصہ آیا۔ فرمانے لگے تمہارے بڑوں نے بڑی مشکل سے اس جانور کو اپنے گھر سے نکالا اور دوسرے ہنر سیکھ کر ترقی کرنے کی کوشش کی۔ اور تم دوبارہ پیچھے کی طرف جا رہے ہو۔ گدھا پالنا آسان کام نہیں ہے۔ اس بچہ کو ہم نے سمجھایا کہ ترقی یافتہ قوموں کے افراد نے پہلے چاند گاڑی بنائی اور چاند کو تسخیر کیا۔ پھر انہوں نے مریخ گاڑی (PATHFINDER) بنائی اور لاکھوں میل دور جا کر مریخ پر بھی ریسرچ شروع کر دی۔ بچے ترقی کرنی ہے تو گدھا گاڑی کی سوچ چھوڑ دو۔ کچھ وقت نکال کر اس بچے کو پیار سے سمجھانے کی کوشش کی۔ عید کے دو روز بعد وہی بچہ میرے دوست کی دوکان پر آیا اور کہنے لگا کہ بھائی جان آپ لوگوں کی بات میری سمجھ میں آگئی ہے۔ گدھا گاڑی کی سوچ ترک کر دی ہے۔ اور اب ریسرچ کر کے کوئی اچھا کاروبار کرونگا۔

مذکورہ سوچ سوچنے میں شائد اس بچہ کا قصور کم تھا اور جس ماحول کو وہ روز دیکھتا تھا اس کا اثر زیادہ تھا۔ کیونکہ ریلوے پھاٹک کے دونوں طرف روزانہ وہ یہی دیکھتا ہے کہ گدھا گاڑی والے آلو۔ پیاز۔ مالٹے۔ امرود غرض ہر چیز فروخت کرتے پھرتے ہیں۔ اس لئے اسی ماحول اور انہیں باتوں کا اثر اس پر ہوگیا۔

آج ہمیں اس بات کی اولین ضرورت ہے کہ اپنے بچوں اور نوجوانوں کی سوچ کو بدلیں۔ ایک آزاد، ترقی پذیر اور معاشی لحاظ سے مضبوط ہو کر نئی صدی میں داخل ہونے کی تیاری کریں۔ اس میں سب سے پہلی چیز ان بچوں اور نوجوانوں کی سوچ کے زاویوں کا رخ موڑنے کی ضرورت ہے۔

آج صبح ہی روشن پاکستان پروگرام میں خلیل ملک صاحب نے ایک ماہر اقتصادیات کو اپنے پروگرام میں مدعو کیا۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے ہمسایہ ملک ہندوستان نے نئی صدی میں داخل ہونے کی تیاری اس طرح کی ہے کہ نئی صدی کے آغاز میں ہندوستان کمپیوٹر کے SOFTWARE بیچ کر دنیا میں سب سے زیادہ زر مبادلہ کمانے والا ملک ہوگا۔ دنیا کی سب سے بڑی کمپنی MICROSOFT کو ہندوستان پروگرام سپلائی کرتا ہے۔ اسی طرح اس سال ملائشاء نے تقریباً 15 ارب ڈالر کے MICRO-PROCESSOR امریکہ کی کمپنی INTEL کو فروخت کئے۔ MICROSOFT اور INTEL ایسی کمپنیاں ہیں جن کے بجٹ بعض ممالک کے قومی بجٹ سے کئی گنا زیادہ ہیں۔

آجکل کمپیوٹر کے ماہرین کی اس قدر ضرورت ہے کہ کینیڈا اور امریکہ کی کمپنیاں ہندوستان اور بعض دوسرے ممالک میں جا کر ماہرین کو ملازمت دیتی ہیں۔ اور ان کو ملازمت کا ویزا دلوا کر اپنے ملک میں لے جاتی ہیں۔ ماہرین اقتصادیات کی رائے ہے کہ مستقبل میں بھی جن افراد کی سب سے زیادہ ضرورت ہوگی وہ کمپیوٹر کے شعبہ کے لوگ ہی ہونگے۔ آئندہ دس برس کے دوران امریکہ میں جب آپ بنک میں جائیں گے تو کاؤنٹر پر کلرک کی بجائے کمپیوٹرائزڈ مشین ہوگی جو پیسوں اور آپ کے حساب کتاب کا لین دین کرے گی۔

نجی یونیورسٹیاں قائم ہو گئی ہیں۔ ہر ایک طالب علم کی خواہش ہے کہ کسی بھی یونیورسٹی میں داخلہ مل جائے۔ جائیداد فروخت کر کے اور ادھار لیکر لوگ ان یونیورسٹیوں کی فیس ادا کر رہے ہیں۔ میں نے کراچی اور لاہور ہی کا جائزہ لیا ہے۔ طلباء کی اکثریت بزنس کے شعبہ میں فرسٹ ڈگری حاصل کرنے کی جستجو میں ہے۔ سوچنے کی بات یہ ہے کہ آئندہ چند سالوں میں یہ فارغ التحصیل طلباء کیا ملازمت حاصل کر سکیں گے یا محض ڈگری حاصل کرنے کے بعد ہاتھوں میں ڈگریاں لئے نوکری کی تلاش میں مارے مارے پھریں گے۔

آجکل ہر فیملی میں باشعور افراد ضرور ہوتے ہیں۔ بھیڑ چال کی بجائے ان افراد سے مشورہ لینا چاہئے۔ طلباء امریکن سنٹر، برٹش کونسل لائبریری اور بعض دوسری لائبریریوں میں جا کر جو اچھے رسالے آتے ہیں وہ ضرور پڑھا کریں۔ مثال کے طور پر
MODERN TRENDS‘ FORTUNE‘ SCIENCE‘ NATURE
جیسے بے شمار رسالہ جات آتے ہیں۔ ان رسالہ جات کے شروع کے دس صفحات میں چند دنیا کے حالات حاضرہ اور معاشیات پر ضرور ہوتے ہیں۔ میں نے چند ہفتے پہلے امریکن سنٹر میں ایک رسالہ دیکھا جس میں یہ بتایا گیا تھا کہ آئندہ سو سال کے دوران کونسے مضامین پڑھنے والوں کی مانگ ملازمت کے نقطہ نظر سے سب سے زیادہ ہوگی۔ سب سے زیادہ تنخواہ کن شعبہ جات کے تربیت یافتہ افراد کو ملے گی۔ اس کے علاوہ رسالہ میں دس ایسے شعبوں کا بھی ذکر تھا جن کو WORST قرار دیا گیا تھا۔ اور لکھا تھا کہ ان مضامین یا شعبہ زندگی کے ٹرینڈ افراد زیادہ تر بے روزگاری کا شکار ہونگے۔ جب آپ خود لائبریریوں میں جا کر اچھی طرح ریسرچ کریں گے تو اپنے خاندان، اپنے محلہ اور اپنے ملنے والوں کے بچوں کو بہتر طریق پر گائیڈ کر سکیں گے۔

یہ بات ہر شخص تسلیم کرتا ہے کہ درس گاہ کا نام یا معیار کچھ حد تک اثر انداز ہو سکتا ہے۔ مگر اصل دارومدار طالب علم کی پڑھائی میں ذاتی دلچسپی اور محنت کا عمل دخل سب سے زیادہ ہوتا ہے۔

پروفیسر جان شائر ہمارے ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ تھے۔ ایک مرتبہ کہنے لگے کہ کیمبرج یونیورسٹی کے طلباء کا فائنل امتحان دوسری یونیورسٹیوں کے پروفیسر لیتے ہیں۔ اور ہمارے طلباء کا فائنل امتحان کیمبرج اور آکسفورڈ یونیورسٹی کے اساتذہ لینے آتے ہیں۔ اور وہ اپنے معیار کے مطابق طالب علم کو پاس یا فیل کر کے جائیں گے۔ اس لئے ہمارے فارغ التحصیل طلباء کے معیار کا کنٹرول ان کے پاس ہے۔ اور ان کے طلباء کا ہمارے پاس ہے۔ لہٰذا ہمارے طالب علم بھی ان سے کم نہیں۔

چند ماہ قبل کراچی میں ایم۔ بی۔ بی۔ ایس کے نتائج کا اعلان ہوا۔ کراچی میڈیکل کالج کی طالب علم نے کراچی یونیورسٹی میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ حالانکہ میرٹ کے لحاظ سے کراچی کے کالجز داؤد میڈیکل کالج میں میرٹ سب سے زیادہ نمبر لینے والے طلباء کو داخلہ ملتا ہے۔

ہمارے طلباء کو چاہئے کہ کم سے کم پیسہ خرچ کر کے تعلیم حاصل کریں اور اپنے شعبہ میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کی کوشش کریں۔ ایسے مضامین کا انتخاب کریں جن سے اندرون ملک اور بیرون ملک روزگار مل سکیں اور High pay scale میں جانے والوں میں ہم شامل ہو سکیں۔

ایک زمانہ میں مشہور تھا کہ "پڑھو فارسی بیچو تیل" اس کا مطلب یہ تھا کہ اگر فارسی میں ایم اے کرو گے تو ملازمت ملنے کے امکانات کم ہونگے۔

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب فزکس کے آدمی تھے۔ اور اسی فیلڈ میں ان کو نوبل انعام ملا۔ پر زندگی کے آخری سالوں میں آپ کی دلچسپی بائیو کیمسٹری میں ہوگئی آپ فرمایا کرتے تھے کہ اگر زندگی نے ساتھ دیا تو کیمسٹری یا بیالوجی میں بھی ان کو نوبل انعام مل سکتا ہے۔ لنڈن کے جلسہ سالانہ پر میں نے دیکھا کہ جلسہ کے اختتام پر محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے چار پانچ کتابیں اپنے ہاتھوں میں اٹھائی تھیں۔ جن میں ایک کتاب ٹیکسٹ بک آف بائیو کیمسٹری اور ایک خون کے موضوع پر تھی۔ بائیو کیمسٹری کی کتاب نیچے گر گئی تو ڈاکٹر صاحب کے بھائی چوہدری رشید نے فوراً وہ کتاب ان کو اٹھا کر دی۔

اصل بات یہ ہے کہ در حقیقت ہم سے زیادہ تو ڈاکٹر صاحب کی آنکھیں کھلی تھیں۔ اور آپ نئی صدی شروع ہونے سے بارہ سال پہلے ہی اکیسویں صدی میں میں داخل ہونے کی تیاری کر رہے تھے کہ آئندہ کس مضمون یا فیلڈ کے روشن امکانات ہیں۔ ایک سبق تو ڈاکٹر صاحب سے یہ ملتا ہے کہ وقت اور زمانہ کے ساتھ انسان کو اپنی فیلڈ اور کسی مضمون میں دلچسپی بھی تبدیل کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ تاکہ وہ وقت کے دھارے میں ترقی یافتہ لوگوں سے پیچھے نہ رہ جائے۔

OOO

امداد طلباء

مخیر احباب کی خدمت میں ضروری گذارش

شعبہ امداد طلباء اس وقت انتہائی اعانت کا محتاج ہے۔ تعلیم کے بڑھتے ہوئے اخراجات کی وجہ سے اس شعبہ کے وظائف بہت بڑھ گئے ہیں۔ اس کے لئے احباب جماعت سے گزارش ہے کہ تعلیم جو کہ وقت کی ایک اہم ضرورت ہے کے لئے زیادہ سے زیادہ عطیات و صدقات شعبہ امداد طلباء کے لئے بھجوائیں تاکہ ضرورت مند طلباء کی حسب ضرورت امداد کی جاسکے۔

امید ہے تمام مخیر احباب اس کار خیر میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں گے۔ یہ رقم بمد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقوم بھجوائی جاسکتی ہیں۔

(نگران امداد طلباء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

ناصرہ بیگم والدہ شیخ مظاہر احمد

محترم چوہدری عبداللطیف صاحب

(سابق مربی سلسلہ جرمنی)

چوہدری عبداللطیف صاحب مربی سلسلہ نے 1940ء میں B.A کرنے کے بعد زندگی وقف کی 1946ء میں حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی نے یورپ بھجوایا۔ اور مکرم مشتاق احمد صاحب کے ساتھ لندن میں آپکو خدمات دینیہ کی توفیق ملتی رہی۔ بعد میں حضرت صاحب نے آپ کو ہالینڈ تعینات فرمادیا۔ ہالینڈ میں کچھ عرصہ کام کرنے کے بعد آپ کو جرمنی بھجوادیا گیا۔ آپ کو حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی نے 3 ملکوں جرمنی۔ سویڈن۔ ناروے کا مربی انچارج مقرر فرمایا کام چونکہ بہت تھا اس لئے حضرت امام الثانی نے خصوصی طور پر آپ کا ایک نائب بھی مقرر کیا ہوا تھا۔ میرے بھائی جان بہت نیک حلیم الطبع، محنتی اور بڑے متقی تھے۔ اپنے ہاتھ سے گھر کی اور کپڑوں کی صفائی کرتے۔ ان دنوں میں جماعتی مالی حالات اتنے اچھے نہ تھے۔ بعض اوقات چھ چھ ماہ تک بھی الاؤنس نہ ملتا لیکن ان حالات میں بھی بڑے صابر اور شاکر واقع ہوئے تھے۔ اور بھائی جان کو یہ بھی سعادت حاصل ہوئی کہ جرمنی کی سب سے پہلے وصیت آپ نے کروائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی نے جب جرمنی کا دورہ کیا تو بھائی جان کی مساعی اور کارکردگی پر انتہائی خوشی کا اظہار فرمایا۔ حضرت امام الثانی نے انتہائی شفقت فرماتے ہوئے جرمنی سے لندن آپ کو اپنے پاس بلالیا اور ایک ماہ اپنے پاس رکھا۔ بھائی جان کی بیوی یعنی میری بھابی باہر بیرون ملک نہیں جانا چاہتی تھیں۔ حضرت صاحب نے میری بھابی سے فرمایا تم باہر جاؤ اللہ تمہیں تین بیٹے عطا فرمائے گا۔ اس وقت تک بھابی کے ہاں اولاد نہ تھی اور میری بھابی باہر چلی گئیں۔ اور جرمنی جاکر اپنے میاں کے ساتھ خدمات دینیہ میں مصروف ہوگئیں۔ تو اللہ تعالیٰ نے بھائی جان کو پہلے سال پہلے بیٹے سے نوازا جس کا نام حضرت صاحب نے خبیر احمد رکھا کچھ عرصہ بعد اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا جس کا نام حضرت امام الثانی نے کبیر احمد رکھا اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے تیسرا بیٹا پیدا ہوا تو اس کا نام رکھنے کے موقعہ پر حضرت صاحب نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے بہت دعائیں قبول کی ہیں اس لئے اس کا نام مجیب احمد رکھتا ہوں۔ اس بچہ کی پیدائش کے موقعہ پر حضرت صاحب نے ہمارے اباجان اور امی جان کی طرف سے اپنی جیب سے بہت سارے پیسے جرمنی بھجوائے ہمارے اباجان چوہدری عطاء محمد صاحب جو کہ تحصیل دار کے عہدے سے ریٹائرڈ ہوچکے تھے۔ انہوں نے وقف بعد از ریٹائرمنٹ کردیا۔ اور حضرت صاحب نے انہیں سیکرٹری تعمیر کی ذمہ داری سونپی بھائی جان عبداللطیف صاحب نے جرمنی کا مشن قائم کیا اور بہت ساری سعید روحیں ان کے ذریعہ احمدیت پر جمع ہوئیں۔ حضرت امام جماعت احمدیہ ثانی جب یورپ سے واپس تشریف لائے تو دو خطبات جمعہ میں بھائی جان عبداللطیف کا ذکر بہت ہی تعریف کے رنگ میں کیا اور فرمایا کہ حضرت بانی سلسلہ کی بہت سے پیش خبریاں چوہدری عبداللطیف کے ذریعہ پوری ہونگی۔ وہ بہت تندہی سے کام کرتا ہے۔ وہ تو اپنے آپ کو ولی اللہ نہیں کہتا لیکن میں اسے ولی اللہ کہوں گا۔ حضرت صاحب نے اپنے خطبہ میں انتہائی محبت اور شفقت کے ساتھ بھائی کی خدمات دینیہ کا بھی اچھے رنگ میں ذکر کیا۔ ان دنوں بھائی جان اکثر بیمار رہتے تھے حضرت صاحب نے بھائی جان کی بیماری کا بھی ذکر کیا تو بہت سارے صاحب ثروت جماعت کے احباب نے حضرت صاحب کی خدمت میں خطوط لکھے کہ ہمیں اجازت دیں ہم چوہدری عبداللطیف کے علاج کا سارا خرچہ برداشت کرتے ہیں۔ ان خطبات کے بعد بہت سارے احمدی احباب ابا جان کو آکر مبارک باد دیتے کہ تم کتنے خوش قسمت ہو کہ تمہارے بیٹے کا حضرت صاحب نے دو دفعہ اتنا اچھا ذکر کیا ہے۔ آخر میں میں بھائی جان کے بچوں اور ان کی اہلیہ کی صحت اور تندرستی اور لمبی زندگی کے لئے دعا کی درخواست کرتی ہوں۔ بھائی جان کا ایک بیٹا جس نے جرمنی میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی جرمنی کی تاریخ میں پہلا ایسا جج ہے۔ جس کا تعلق احمدیت سے ہے۔ اور یہ سب حضرت صاحب کی دعاؤں کے بدولت ہے۔ آخر میں میں ان سارے احباب جماعت کا شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے میرے ساتھ بھائی جان کی وفات پر تعزیت اور ہمدردی کا اظہار کیا۔ خاص طور پر صدر صاحبہ لجنہ لاہور بی بی فوزیہ کی میں شکر گزار ہوں کہ وہ لجنات کے ساتھ میرے گھر تشریف لائیں اور میری دلجوئی کا موجب بنیں۔ اور محترم نسیم سیفی صاحب ایڈیٹر الفضل میرے شکریہ کے خاص طور پر مستحق ہیں کہ ربوہ میں میں جب ان سے ملاقات کرنے گئی تو انہوں نے میرے ساتھ انتہائی خلوص، تعاون اور ہمدردی کا اظہار کیا اور بھائی جان کی خدمت کو بہت سراہا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں۔

جن لوگوں کو خدا کی طرف پورا التفات نہیں ہوتا انہیں کو عبادت میں بہت وساوس آتے ہیں دیکھو ایک قیدی جب ایک حاکم کے سامنے کھڑا ہوتا ہے تو کیا اس وقت اس کے دل میں کوئی وسوسہ گزر جاتا ہے ہرگز نہیں ہمہ تن حاکم کی طرف متوجہ ہوتا ہے اور اس فکر میں ہوتا ہے کہ ابھی حاکم کیا حکم سناتا ہے اس وقت وہ تو اپنے وجود سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے ایسا ہی جب صدق دل سے انسان خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرے اور سچے دل سے اس کے آستانہ پر گرے تو کیا مجال ہے کہ شیطان وساوس ڈال سکے شیطان انسان کا پورا دشمن ہے کلام الٰہی میں اس کا نام عدو رکھا گیا ہے اس نے اول تمہارے باپ کو نکالا پھر وہ اس پر خوش نہیں اب اس کا یہ ارادہ ہے کہ تم سب کو دوزخ میں ڈالے۔

یہ دوسرا حملہ پہلے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ ابتدا سے بدی کرتا چلا آتا ہے وہ چاہتا ہے کہ تم پر غالب آوے لیکن جب تک کہ تم ہربات میں خدا تعالیٰ کو مقدم رکھو گے وہ ہرگز تم پر غالب نہ آسکے گا جب انسان خدا کی راہ میں دکھ اٹھاتا ہے اور شیطان سے مغلوب نہیں ہوتا تب اس کو ایک نور ملتا ہے۔

عبدالمالک۔ لاہور

دو عظیم انسان

اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے۔ ہر چیز کا لامحدود خزانہ اس کے پاس ہے۔ ہر ایک چیز کو اس نے برموقعہ اور برمحل پیدا کیا ہے۔ انسان بعض منصوبے اپنے لئے بناتا ہے اور بعض منصوبے خدا کے ہوتے ہیں۔ اس رب کی تائید و نصرت ان کی پشت پر ہوتی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ سچے وعدوں والا خدا ہے اس الٰہی تصرف اور آسمانی منصوبہ سے دنیائے احمدیت میں حضرت بانی سلسلہ کی یہ پیشگوئی پوری آب و تاب سے پوری ہوئی۔

"میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کردیں گے۔"

(روحانی خزائن جلد 20 تجلیات الٰہیہ صفحہ 409)

انیسویں صدی کی آخری دہائی میں ایک شخص پیدا ہوا اور احمدیت کی پہلی صدی کی آخری دہائی میں اس دنیا سے رحلت کر گیا۔ جس کے متعلق ان الفاظ میں بھی خراج تحسین پیش کیا گیا۔

دیکھنے میں لگتا تھا وہ مردِ کم سخن
جب بولنے پہ آیا تو دنیا پہ چھا گیا

میری مراد حضرت چوہدری سر محمد ظفراللہ خان کی ذات سے ہے۔ ایک اور شخص جو بیسویں صدی کی دوسری دہائی میں پیدا ہوا اور احمدیت کی دوسری صدی کی پہلی دہائی میں اس دنیا سے رخصت ہوگیا میری مراد مکرم و محترم ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب کی ذات سے ہے۔

جماعت احمدیہ کی دونوں صدیاں گواہی دے رہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو وعدہ حضرت بانی سلسلہ سے کیا تھا اور آپ نے جو پیشگوئی فرمائی تھی وہ من و عن پوری شان و شوکت سے پوری ہوئی اپنے اور پرائے اس پر گواہ ہیں اور یہ ایسی صداقت ہے جس کو کبھی بھی نہ ان کی زندگی میں اور نہ وفات کے بعد جھٹلایا جا سکتا ہے۔ ہر دو بزرگ ہستیوں سے مجھے ذاتی طور پر متعدد بار ملنے کا موقعہ ملا ہے حضرت چوہدری صاحب تو مجھے "مولوی ایسٹ اینڈ ویسٹ" کہا کرتے تھے اور مجھ پر بے حد مہربان اور میرے محسن تھے اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اس طرح مکرم و محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیائے سائنس میں سب سے بڑے انعام سے نوازا اور عظیم سائنسدانوں میں شامل ہوئے۔

مکرم ڈاکٹر صاحب سے 1987ء میں لندن میں ملاقات ہوئی ہم بیت الفضل میں بیٹھے تھے محترم ڈاکٹر صاحب کے بارہ میں علم ہوا کہ وہ تشریف لائے ہیں ملاقات کے لئے حاضر ہوئے بہت اخلاص سے پیار سے ملے۔ گفتگو ہوئی آخر پر عرض کیا ڈاکٹر صاحب ایک تصویر بنانی ہے فرمایا ایک نہیں دو میں نے عرض کی اللہ آپ کو جزا دے۔ جب خاکسار اور میرے دوستوں کے ساتھ گروپ فوٹو ہوگیا اور ڈاکٹر صاحب نے فرمایا ایک تصویر ہوئی ہے میں نے عرض کیا دو پوز لئے ہیں اور بدل کر تصویریں لی ہیں انہوں نے فرمایا مگر ایک تصویر ہوئی ہے اور رک کر کیمرہ والے صاحب کو فرمایا ایک تصویر میری اور مالک کی لیں چنانچہ اس نے تصویر اتاری تو مکرم و محترم ڈاکٹر صاحب نے مخاطب ہو کر فرمایا اب دو تصاویر مکمل ہوئی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ دونوں تصاویر میرے پاس موجود ہیں اور میرا اثاثہ ہیں۔

دوسرا واقعہ مکرم ڈاکٹر صاحب سے اس وقت ہوا جب وہ بحالت صحت آخری دفعہ لاہور تشریف لائے اور پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں ٹھہرے ہوئے تھے کسی صاحب سے مجھے علم ہوا۔ ظہر دارالذکر میں ادا کی۔ محترم ناصر محمود صاحب نے کہا مکرم ڈاکٹر صاحب لاہور آئے ہوئے ہیں چلیں مل کر آتے ہیں چنانچہ ہم ہوٹل چلے گئے وہاں استقبالیہ سے پتہ کیا انہوں نے کمرہ نمبر بتایا وہاں فون پر رابطہ کیا تو فون خود ڈاکٹر صاحب نے ہی اٹھالیا نام بتایا اور ملنے کا عرض کیا فرمایا میں خود ملاقات کے لئے نیچے آ رہا ہوں میں نے درخواست کی کہ ہم حاضر ہوتے ہیں فرمایا۔ آپ میرے بزرگ ہیں میرا فرض ہے کہ خود آکر ملوں چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد نیچے تشریف لائے مصافحہ اور معانقہ ہوا۔ گفتگو ہوئی اور میرے دوست سے بھی مل کر واپس تشریف لے گئے۔ اس واقعہ سے ان کی عظمت کا پتہ چلتا ہے اور ان کے خلوص و پیار کا اظہار بھی ورنہ

من آنم کہ من دانم

اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ سلسلہ کو ہمیشہ علم و معرفت والے انسانوں سے نوازے اور گواہی دیتا ہوں کہ حضرت بانی سلسلہ کی پیشگوئی کو پورا کرنے والے دنیائے احمدیت میں دونوں صدیوں کے دو سپوت میرے علم کے مطابق ہیں جماعت کی پہلی صدی میں حضرت چوہدری ظفراللہ خان صاحب اور دوسری صدی کے ڈاکٹر سلام صاحب علم و معرفت والے انسان تھے جنہوں نے دلائل سے سب کا منہ بند کر دیا اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند سے بلند فرمائے۔

(بدر قادیان 20 نومبر 1997ء)

○○○

خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ

کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی۔ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

انڈونیشیا میں مظاہرے

انڈونیشیا کے صدر سوہارتو 32 سال سے ملک پر حکمران ہیں۔ وہ اس وقت دنیا کے چند سب سے پرانے حکمرانوں میں شامل ہیں۔ لیکن انڈونیشیا میں مالی بحران کے پیش نظر اس پرانی حکومت کو خطرہ لاحق ہو گیا ہے۔ ملک میں احتجاجی مظاہرے شروع ہو گئے ہیں۔ پچھلے دنوں ایک مسلم لیڈر نے دھمکی دی کہ عوامی طاقت سہارتو کو زوال سے دوچار کر سکتی ہے۔ اور انہیں اقتدار سے محروم کر سکتی ہے۔ اس سلسلے میں ہونے والے ایک بڑے مظاہرے پر پانچ سو پولیس والوں اور دوسرے فوجی دستوں نے زبردست لاٹھی چارج کیا۔ کئی مظاہرین کو گرفتار کر لیا۔ ذرائع کے مطابق اس طرح کا ایک اور بڑا احتجاجی مظاہرہ دوسرے شہر میں بھی ہوا تاہم اس کی تفصیلات سامنے نہیں آسکیں۔ اس سلسلہ میں تین کروڑ مسلمانوں کی نمائندگی کا دعویٰ کرنے والی جماعت "محمدیہ اسلامک موومنٹ" کے لیڈر رئیس امین بہت پہلے کہہ چکے ہیں کہ شدید بحران کی صورت میں حکومت کو رخصت ہونا پڑے گا۔ "جکارتہ پوسٹ" سے گفتگو کرتے ہوئے انہوں نے کہا اگر سہارتو کو اچانک معزول ہونا پڑا اور حکومت ان کے حواریوں نے ہی سنبھالے رکھی تو ہماری لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ انڈونیشیا میں مکمل طور پر نئی قیادت کو سامنے آنا چاہئے۔ صدر اور وزراء تمام نئے ہونے چاہئیں۔ امین رئیس نے کہا کہ ہم خونی انقلاب کے حامی نہیں ہیں ہم وقت کا انتظار کرنا چاہتے ہیں اور عوام کو بھی صبر کا مظاہرہ کرنا چاہئے۔

○○○

سونیا گاندھی اندرا گاندھی کے روپ میں

بھارت کے عام انتخابات کی مہم اپنے آخری مرحلے میں داخل ہو چکی ہے۔ اس مہم کے آغاز میں بی جے پی کی مقبولیت سب سے زیادہ تھی اور یہ بات قریباً طے تھی کہ بی جے پی سب سے بڑی پارٹی ہوگی۔ یعنی لوک سبھا (قومی اسمبلی) میں اس کے سب سے زیادہ اراکین ہوں گے۔ اگرچہ یہ امید کم تھی کہ بی جے پی تنہا حکومت سازی کی پوزیشن میں بھی ہوگی۔ یعنی اس پارٹی کو اتنی نشستیں ملنے کی توقع نہیں تھی کہ اکثریت حاصل کر سکے۔

لیکن اب بھارتی الیکشن میں سونیا گاندھی کی آمد ایک طوفان ثابت ہو رہی ہے۔ سابق مقتول وزیراعظم راجیو گاندھی کی اطالوی نژاد بیوہ سونیا گاندھی 11۔ جنوری کو جنوبی بھارت کے شہر پورم بنوا میں ایک بہت بڑے جلسہ عام سے خطاب کر کے ملک کی فضا تبدیل کر چکی ہیں۔ اب اندرا کانگرس کی پوزیشن نمایاں طور پر بہتر ہو رہی ہے۔ مبصرین سونیا کو بھارت کی آئندہ وزیراعظم قرار دے رہے ہیں۔ سونیا گاندھی انتخابی مہم میں اپنی ساس کا سا کردار ادا کر رہی ہیں۔ وہ ہندی زبان میں تقریریں کرتی ہیں اور ان کے جلسوں میں لاکھوں افراد شرکت کر رہے ہیں وہ اپنی ساس اندرا گاندھی کی طرح مخالفین پر جارحانہ تنقیدیں کرتی ہیں اور ان کا بیٹا راہول اور بیٹی پریانکا بھی ان کے ساتھ جلسوں میں شریک ہوتے ہیں۔ سونیا گاندھی کی مقبولیت کا اعتراف ان کے سب سے بڑے حریف بی جے پی کے سربراہ کے ایل ایڈوانی بھی کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں۔

○○○

ترکی کا امریکہ کو انکار

عراق کے خلاف بحران میں ترکی نے بھی امریکہ کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا ہے۔ اس بحران کے آغاز میں یہ سمجھا جا رہا تھا کہ ترکی واحد اسلامی ملک ہے جو امریکہ کے ساتھ ہے۔ ترکی کے وزیراعظم مسعود یلماز نے امریکہ کی طرف سے عراق کے بحران کے فوجی حل کو مسترد کر دیا ہے انہوں نے اس بحران کا سفارتی حل ڈھونڈنے پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ نے اپنی پالیسیوں کے سلسلے میں ترکی کو اعتماد میں نہیں لیا۔ ہم اب اندھوں کی طرح امریکہ کے پیچھے چلنے کو تیار نہیں ہیں۔

اردن کے شاہ حسین نے بھی عراق پر فوجی حملے کی مخالفت کا اعلان کر دیا ہے۔ انہوں نے عراق کو امریکی دھمکیوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ عراقی عوام پہلے ہی مصائب کے شکار ہیں۔ اب ان کی مشکلات کم کرنے کی کوشش کرنی چاہئیں۔ شاہ حسین نے یہ باتیں لندن میں برطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر سے ملاقات کے بعد کہیں برطانوی وزیراعظم امریکی پالیسیوں کے بڑے زبردست حامی ہیں۔

○○○

ایران پر امریکی الزام

امریکہ نے کہا ہے کہ ایران بہت جلد ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کی صلاحیت حاصل کر لے گا۔ امریکی اخبار واشنگٹن پوسٹ نے صدر کلنٹن کی انتظامیہ کے حوالے سے ایک رپورٹ میں بتایا ہے کہ ایران یوکرائن اور روس کے تعاون سے نیوکلیائی ہتھیار اور نیوکلیائی پاور پلانٹ بھی تیار کر سکے گا۔ ایران کے بوشہر میں 85 کروڑ ڈالر کی لاگت سے ایک نیوکلیائی پاور پلانٹ بن رہا ہے۔ امریکی حکومت نے اس اندیشے کے تحت کہ روس اور یوکرائن ایران کو ایٹمی پلانٹ کے لئے ٹربائن فروخت نہ کر دیں ان ممالک (روس اور یوکرائن) پر اپنا دباؤ بڑھا دیا ہے۔ اس مسئلے پر گذشتہ ایک سال سے امریکہ اور روس و یوکرائن کے درمیان تنازعہ جاری ہے۔ امریکہ جس کے یوکرائن کے ساتھ تعلقات بہت خوشگوار تھے ایران کی وجہ سے یہ تعلقات کھچاؤ کا شکار ہو رہے ہیں۔ ایران کا کہنا ہے کہ وہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے نظریے پر کاربند رہے گا۔

سید ظہور احمد شاہ

بجلی سے ہونے والے حادثات کی فرسٹ ایڈ

فی زمانہ بجلی کے بغیر زندگی کا تصور ہی محال ہے۔ گرمی ہو یا سردی بجلی کے بغیر آپ کوئی بھی کام نہیں کر سکتے۔ اگر بجلی نہ ہو تو ٹیلیویژن۔ ریڈیو اور اسی قسم کی تفریح یا علم پہنچانے والے آلات بے کار ہوں گے۔ اس زمانے میں ہر گھر میں پانی کا نظام بھی بجلی ہی کا مرہون منت ہوتا ہے۔ یہ کوئی دیر کی بات نہیں کہ گھروں میں کوئلے سے گرم ہونے والی استریاں ہوتی تھیں جن سے کپڑے استری کئے جاتے تھے لیکن اب ان کا نام و نشان ہی مٹ گیا ہے۔ اور اگر بجلی نہ ہو تو بجلی سے گرم ہونے والی استریاں بے کار ہوتی ہیں۔ اور اگر صبح کے وقت واپڈا والے لوڈشیڈنگ کا حکم نافذ کر دیں تو آپ کام پر بھی نہیں جا سکتے۔ کیونکہ جب تک بجلی نہ آئے تو آپ کے کپڑے استری نہیں ہو سکتے اور جب تک کپڑے استری نہ ہوں تو آپ کام پر کیسے جا سکتے ہیں۔ مقصد کہنے کا یہ ہے کہ بجلی نے ہماری زندگی میں اتنی آسانیاں پیدا کر دی ہیں کہ اب ان کے بغیر انسان زندگی گزارنے کا سوچ بھی نہیں سکتا۔ لیکن ان تمام آسانیوں کے ساتھ ساتھ اس کے ساتھ ایسے خطرات بھی لگے ہوئے ہیں جو بعض دفعہ مہلک ثابت ہو سکتے ہیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ایسے حادثات سے بچنے کے لئے آپ ضروری احتیاطیں اختیار کریں تاکہ کوئی ایسا حادثہ پیش نہ آئے جس میں بجلی کا شاک کسی کے لئے جان لیوا ثابت ہو۔

لیکن تمام تر احتیاطوں کے باوجود بھی ایسی صورت حال پیدا ہو جاتی ہے کہ کسی شخص کو بجلی کا کرنٹ لگتا ہے۔ اکثر بجلی سے چلنے والے آلات پرانے ہونے کی وجہ سے ان میں بجلی کی رو ان حصوں میں بھی چلنے لگتی ہے جو ان کو استعمال کرنے کے لئے پکڑے جانے ضروری ہوتے ہیں۔ یہ صورت حال عام طور پر بجلی کے پیڈسٹل یا ٹیبل پنکھوں میں سامنے آتی ہے۔ اسی طرح ہمارے ملک میں واپڈا کے محکمہ کی تنصیبات بھی بہت پرانی ہونے کی وجہ سے اکثر غیر محفوظ ہوتی ہیں۔ اس لئے بجلی کے کھمبوں سے خاص طور پر بچ کے رہنا چاہئے۔ شہروں میں اکثر لوگ اپنی بھینسوں اور اسی طرح دوسرے جانور کھمبوں یا دیگر بجلی کی تنصیبات سے باندھ دیتے ہیں۔ ان کے بھی اکثر بجلی کی رو کی وجہ سے مرجانے کے حادثات ہوتے رہتے ہیں۔ اس لئے جانوروں کو بھی اس طرح باندھنا خطرناک ہوتا ہے۔ اسی طرح آج کل گھروں میں پاور پلگ نیچے لگائے جاتے ہیں۔ چھوٹے بچے اپنی انگلیاں یا کسی دھات کے ٹکڑے کو پلگ کے سوراخوں میں ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر وہ اس میں کامیاب ہو جائیں تو بجلی کا شاک ان کو لگے گا جو مہلک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔ اس لئے ان سے بچوں کو بچانا از حد لازمی ہوتا ہے۔ اور اس کا مداوا ان کے اوپر ٹیپ لگا کر کیا جا سکتا ہے۔

اب اصل بات کی طرف آتے ہیں اگر ایسا حادثہ آپ کے سامنے ہو جائے تو آپ کو فوری طور پر کیا کرنا چاہئے۔ تو اس سلسلے میں سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ گھبراہٹ کو اپنے سے دور رکھئے اور جس شخص کو بجلی کی کرنٹ لگ گئی ہے اس کو ہرگز اپنے ہاتھ سے پرے کھینچنے کی کوشش نہ کریں کیونکہ ایسی صورت میں آپ خود بھی اسی قسم کے حادثے کا شکار ہو جائیں گے۔ اصل میں سب سے پہلا کرنے والا عمل یہ ہے کہ بجلی کا وہ کنکشن جہاں سے بجلی کی رو آ رہی ہے اس کو فوراً منقطع کریں۔ اور سب سے بہتر یہ ہے کہ اگر گھر میں یہ حادثہ رونما ہو تو گھر کا مین سوئچ بند کریں۔ اور اس طرح سے مضروب اور بجلی کی رو کا تعلق ختم ہونے کی وجہ سے اس کی آپ نے پہلی فرسٹ ایڈ کر دی ہے۔ اگر یہ حادثہ کہیں گھر سے باہر ہو اور آپ کو اس بجلی کا منبع معلوم نہیں یا آسانی سے اس تک پہنچا نہیں جا سکتا تو کسی لکڑی کا ٹکڑا یا کسی درخت کی مضبوط شاخ جو کہ بالکل خشک ہو اس کے ذریعے بجلی کی تار کو مضروب سے علیحدہ کر دیں۔ یا مضروب کو اس لکڑی کے ذریعے اس آلے سے علیحدہ کر دیں۔ یاد رکھیں کہ نم دار لکڑی ہرگز استعمال نہ کریں۔ کیونکہ پانی بھی بجلی کی رو کو آسانی سے ایک سے دوسری جگہ لے جاتا ہے۔ اس لئے آپ نے جو بھی چیز استعمال کرنی ہو چاہے وہ لکڑی ہو یا رسہ ہو یا کپڑا ہی ہو یہ سب چیزیں بذات خود خشک ہونی چاہئیں اسی طرح دھات کا کوئی ڈنڈا یا سٹک بھی ہرگز استعمال نہ کریں۔ آپ خود بھی کسی خشک جگہ پر کھڑے ہوں۔ اور اس دوران صرف خشک اور ایسی چیزوں کو ہی ہاتھ لگائیں جو بجلی کی رو کو روکنے والی ہوں بہرحال مضروب کو اس وقت تک ہرگز ہاتھ نہ لگائیں جب تک اس کا تعلق کرنٹ سے منقطع نہ ہو جائے۔

اس کے بعد دیکھیں کہ آیا مضروب سانس لے رہا ہے اور اس کی نبض چل رہی ہے۔ اور اگر ضرورت محسوس کریں تو فوری طور پر منہ سے منہ لگا کر مصنوعی تنفس کا عمل کریں تاکہ اس کو سانس لینے میں مدد مل سکے۔ اور اس طرح سے سانس کا عارضی انقطاع دوبارہ جاری ہو سکے۔ اب آپ فوری طور پر اس کو ہسپتال پہنچانے کا بندوبست کریں کیونکہ بقیہ کام اب ڈاکٹر کا ہے کہ مضروب کو کسی قسم کا علاج درکار ہے۔

○○○

موصیان کرام

○ پنشن کے کمیوٹ شدہ حصہ پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور موصی کے لئے ضروری ہوگا کہ وہ اس پر حصہ آمد یکمشت ادا کرے۔
(سکرٹری مجلس کارپرداز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صفحہ 3

سوچا کرتا ہوں عموماً اس کا نصف یا اس سے کچھ کم حصہ مضمون لکھتے ہوئے بہتر صورت میں بدل جایا کرتا ہے۔ یہ سب دعا اور حسن نیت اور اللہ کے فضل کا ثمرہ ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔ بایں ہمہ شروع کی تیاری بہت ضروری ہے کیونکہ یہ تیاری بھی نصرت الٰہی کی جاذب ہوا کرتی ہے۔

یہ سوال کہ علمی اور تحقیقی تصانیف کے لئے کن مضمونوں کو چنا جائے ایک بہت اہم سوال ہے مگر باوجود اس کے وہ کچھ مشکل بھی نہیں۔ (-)

مضمون کے انتخاب کے متعلق میرا یہ مشورہ ہے کہ صرف ان مضمونوں کو چنا جائے جو حکیمانہ طریق پر وقت کی کسی اہم ضرورت کو پورا کرنے والے ہوں اور دنیا ان مضمونوں کے لئے پیاسی ہو۔ اور اس تعلق میں یہ خیال روک نہیں بننا چاہئے کہ کسی مضمون پر کچھ عرصہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ کیونکہ زمانہ کے حالات بدلتے رہتے ہیں اور نہ صرف نئے نئے مسائل بلکہ پرانے مسائل کے نئے نئے پہلو بھی پیدا ہوتے اور سامنے آتے رہتے ہیں۔ کئی مضامین حضرت بانی سلسلہ کے زمانہ میں لکھے گئے اور نہایت تسلی بخش صورت میں لکھے گئے اور انہوں نے دنیا کی پیاس بجھائی مگر آج ان مسائل کے نئے نئے پہلو پیدا ہو چکے ہیں اور آئندہ بھی ہوتے رہیں گے۔ ان پر سوچنا اور ان کے متعلق بنیادی دینی لٹریچر سے اصولی روشنی حاصل کر کے زمانہ کے نئے مسائل کو حل کرنا یا پرانے مسائل کی نئی گتھیوں کو سلجھانا جماعت کے خادم دین علماء کا کام ہے۔ اقوام عالم کی روحیں دلوں کو منور کرنے والی نئی روشنی کے لئے تڑپ رہی ہیں صدیوں کے تعصب کی وجہ سے وہ دین کے نام سے تو ابھی تک بیشتر صورت میں متنفر ہیں مگر دین کی حقیقت کو اپنانے کے لئے بے چین بھی ہیں۔ اور حضرت بانی سلسلہ کا یہ کلام جو آج سے پچپن سال پہلے کہا گیا آفتاب عالمتاب کی طرح افق مشرق سے بلند ہو کر مغرب کے مرغزاروں میں بزبان حال گونج رہا ہے کہ:-

آ رہا ہے اس طرف احرار یورپ کا مزاج
نبض پھر چلنے لگی مردوں کی ناگاہ زندہ وار

یہی حال احمدیت کا ہے کہ جماعت احمدیہ کو برا بھلا کہتے ہوئے بلکہ ہر قسم کے فتوے لگاتے ہوئے بھی غیر از جماعت دنیا جماعت احمدیہ کے خیالات اور نظریات کو مسلسل اپناتی چلی جاتی ہے۔ یہ سب حضرت بانی سلسلہ کے قلم کا کرشمہ ہے جس کے پیچھے خدا کی عظیم الشان نصرت اور روح القدس کی زبردست تائید کام کر رہی ہے۔ پس اے عزیزو اور دوستو آگے آؤ اور اپنی قلموں کو دین کی تائید میں حرکت دو کہ اس سے بڑھ کر تمہارے لئے کوئی برکت نہیں۔ اس وقت بہت سے اچھوتے اور نیم اچھوتے مضمون تمہاری قلموں کی جنبش کا انتظار کر رہے ہیں اور ساغر حسن صرف ایک انگلی کے اشارے پر چھلکنے کے لئے تیار ہے اور تمہارے لئے صرف مفت کا اجر ہے۔ حضرت بانی سلسلہ نے کیا خوب فرمایا ہے کہ:-

بمفت ایں اجر نصرت را دہندت اے اخی ورنہ
قضائے آسمان است ایں بہر حالت شود پیدا

اس وقت جو مضمون زیادہ توجہ طلب نظر آتے ہیں وہ میرے خیال میں یہ ہیں:-

(1) بین الاقوامی تعلقات کے متعلق دینی تعلیم۔ (2) بین الاقوامی مصالحت کی شرائط۔ (3) ملکی اور قومی معاہدات (4) مذہبی رواداری۔ (5) دوسری قوموں کے مذہبی پیشواؤں کے متعلق دینی احکام (6) یہ مضمون کہ دینی تعلیم کے مطابق ہر قوم میں رسول آئے ہیں (7) دین حق اور دیگر شرائع کی باہمی نسبت اور ان کا مقابلہ (8) یہودیت اور اسرائیلیت کے متعلق دینی پیشگوئیاں (9) مسیح ناصریؑ کے حقیقی اور مزعومہ معجزات (10) اشتراکیت اور سرمایہ داری اور نظام دین حق کا مقابلہ (11) حضرت بانی سلسلہ کے لٹریچر کی اہمیت اور یہ کہ دوسرے لوگوں نے بلکہ دوسری قوموں نے اسے کس طرح غیر شعوری طور پر اپنایا ہے۔ اور اپنا رہے ہیں۔ (12) دین میں روحانیت (13) دین کی اخلاقی تعلیم (14) ضبط تولید کا مسئلہ (15) پردہ کی حقیقت اور یہ کہ کس طرح پردہ کے باوجود عورتیں ترقی کر سکتی اور قومی زندگی میں حصہ لے سکتی ہیں (16) تعدد ازدواج اور یہ کہ یہ تعلیم خاص انفرادی اور قومی ضروریات کے لئے ہے اور اس کی خاص شرائط ہیں۔ (17) امامت کی حقیقت اور اس کی ضرورت اور اہمیت (18) دین کا اقتصادی نظام اور سود اور بیمہ وغیرہ کے مسائل۔ (19) دین کا تعزیری نظام وغیرہ وغیرہ۔)

ان میں سے اکثر عنوان بظاہر سادہ نظر آتے ہیں مگر تحقیق یعنی ریسرچ کرنے والوں کے لئے ان میں ایسی طویل اور پیچ دار وادیاں موجود ہیں کہ ان میں صحیح طور پر گھومنے والا دنیا کے لئے ایک بہت دلکش اور نیا عالم پیدا کر سکتا ہے۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ:-

بیا در ذیل مستاں تا بہ بینی عالمے دیگر
بہشتے دیگر و ابلیس دیگر آدمے دیگر

پس اے احمدی نوجوانو! آؤ اور اس چمنستان کی وادیوں میں گھوم کر دنیا کو نئے علوم سے شناسا کرو۔ آؤ اور دین حق کی نشاۃ ثانیہ کی تعمیر میں حصہ لے کر اقوام عالم کو علم و عرفان کے خزانے عطا کرو تا دنیا تم پر فخر کرے اور آسمان تم پر رحمت کی بارشیں برسائے اور آنے والی نسلیں تمہاری یاد سے امنگ اور ولولہ حاصل کریں اے کاش کہ ایسا ہی ہو۔

○○○

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ ممتاز بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم قاضی عبدالحمید صاحب (وفات یافتہ) قاضی پین شاپ نیلا گنبد لاہور مورخہ 23 جنوری 1998ء 67 سال کی عمر میں بقضائے الٰہی وفات پا گئیں۔ اگلے روز مربی حلقہ ماڈل ٹاؤن نے ان کا جنازہ پڑھایا۔ اور مقامی احمدیہ قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر تیار ہونے پر مکرم مربی صاحب حلقہ نے ہی دعا کرائی۔ آپ محترم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری کی سب سے چھوٹی بھابی تھیں۔ آپ بڑی مہمان نواز، ملنسار اور سب کی ہمدرد تھیں۔ اور محترم قریشی ظہیر احمد صاحب محلہ دارالفتوح کی خوش دامن تھیں۔ اللہ تعالیٰ موصوفہ کو جنت میں اعلیٰ جگہ دے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق بخشے۔ آمین

○ محترم چوہدری نذیر احمد صاحب H.V.C. ریٹائرڈ محکمہ انہار 98-2-4 بروز بدھ ساڑھے نو بجے بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ آپ کو ریٹائرمنٹ کے بعد 15 سال تک تحریک جدید میں خدمت دین کی توفیق ملی۔ مکرم ابراہیم صاحب بھامبڑی صدر محلہ نے بیت اقبال دارالنصر غربی ربوہ میں جنازہ پڑھایا۔ اور عام قبرستان میں تدفین عمل میں آئی۔ آپ نے بیوہ کے علاوہ آٹھ بچے 5 لڑکے 3 لڑکیاں پیچھے چھوڑے۔ دو لڑکے واقف زندگی ہیں۔ مکرم طاہر محمود احمد صاحب مربی سلسلہ انچارج شعبہ کمپیوٹر نظارت اشاعت ربوہ اور مکرم کرامت الرحمان صاحب (واقف زندگی) وکالت دیوان میں ہیں۔ موصوف کی بلندی درجات کے لئے درخواست دعا ہے۔

مجلس موصیان اور وقف عارضی

○ "موصی صاحبان کا ایک بڑا گہرا اور دائمی تعلق (کلام الٰہی) سیکھنے' (کلام الٰہی) کے نور سے منور ہونے۔ (کلام الٰہی) کی برکات سے مستفیض ہونے اور (کلام الٰہی) کے فضلوں کا وارث بننے سے ہے۔ اسی طرح (کلام الٰہی) کے انوار کی اشاعت کی ذمہ داری بھی ان لوگوں پر عائد ہوتی ہے۔..... اس لئے میں نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ تعلیم (کلام الٰہی) اور وقف عارضی کی تحریکوں کو موصی صاحبان کی تنظیم کے ساتھ ملحق کر دیا جائے اور یہ سارے کام ان کے سپرد کئے جائیں۔

اس لئے آج میں موصی صاحبان کی تنظیم کا خدا کے نام اور اس کے فضل پر بھروسہ کرتے ہوئے اجرا کرتا ہوں۔ تمام ایسی جماعتوں میں جہاں موصی صاحبان پائے جاتے ہیں ان کی ایک مجلس قائم ہونی چاہئے۔ یہ مجلس باہمی مشورے کے ساتھ اپنے صدر کا انتخاب کرے منتخب صدر جماعتی نظام میں سیکرٹری وصایا ہوگا۔ اور اس صدر کے ذمہ علاوہ وصیتیں کرانے کے یہ کام بھی ہوگا کہ وہ گاہے بگاہے مرکز کی ہدایت کے مطابق وصیت کرنے والوں کے اجلاس بلائے۔ اس اجلاس میں وہ ایک دوسرے کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کریں جو ایک موصی کی ذمہ داریاں ہیں۔ یعنی اس شخص کی ذمہ داریاں جس کے متعلق اللہ تعالیٰ کی بشارت ہمیں یہ بتاتی ہے کہ خدا کے سارے فضلوں اور اس کی ساری رحمتوں اور اس کی ساری نعمتوں کا وہ وارث ہے"۔

(الفضل 10 اپریل 1966ء)

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (وقف عارضی))

خدام کی توجہ کے لئے

○ ماہ فروری میں مطالعہ کتب کے سلسلہ میں خدام کے لئے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی کتاب سبز اشتہار مقرر ہے۔ خدام کثرت سے اس کا مطالعہ کریں اور قائدین کے ذریعہ مرکز کو رپورٹ سے مطلع فرمائیں۔

(مہتمم تعلیم)

ناظمین اطفال توجہ فرمائیں

○ ماہ فروری 1998ء میں اطفال کے مطالعہ کے لئے کتاب "کامیابی کی راہیں حصہ اول" مقرر ہے۔ زیادہ سے زیادہ اطفال سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ پاکستان)

بقیہ صفحہ 1

بدتمیزی سیکھی ہے۔ اور جب وہ اس کو مٹالے گا تو اس کی لطافت کا معیار بلند ہو جائے گا اور اس معیار کی بلندی کے نتیجے میں اس کو وہ بصیرت عطا ہوگی جس کا ذکر میں نے کیمرے کے حوالے سے کیا تھا۔ یعنی نظر کو عادت پڑ جائے گی داغ دیکھنے کی اور وہ داغ جو پہلے دکھائی نہیں دیتے تھے ان مٹتے ہوئے داغوں کے نیچے دیکھیں گے تو آپ کہیں گے ابھی تو بہت کچھ باقی ہے اور ان کی طرف متوجہ ہوں گے اور اس کے لئے پھر صبر اور (عبادت) کی ضرورت ہے۔ بہت استقامت کے ساتھ اس عزم پیہم یا عزم صمیم کے ساتھ کہ آپ چھوڑیں نہیں جب تک ان داغوں کو مٹا نہیں لیں گے جب آپ خدا کی طرف متوجہ ہوں گے دعائیں کریں گے صبر سے کام لیں گے تو ایک ایسا بھی وقت آئے گا کہ آپ ان خوش نصیبوں میں داخل ہو جائیں گے جن کے کچھ پرانے داغ بھی مٹ گئے اور ان کا ساتھ چھوڑ گئے۔ اور پھر ایک اور داغوں کی ایک منزل ہے داغ دیکھنے کی منزل ہے جو سامنے آکھڑی ہوگی۔ غرضیکہ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ غیر معمولی طور پر کسی کو توفیق بخشے اور وہ اس دنیا میں صدیقوں میں داخل ہو جائے ورنہ صالحیت کا سفر ہی طے نہیں ہوتا اور بسا اوقات صالحیت کے جھگڑے حل کرتے کرتے ہی مر جاتا ہے۔ مگر اگر صالحیت کی منزل پر بھی مر جائے تب وہ خوش نصیب ہے۔

(از خطبہ 30 اگست 1997ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 16 فروری-1998ء
درجہ حرارت کم از کم 12 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 17 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیر اعظم محمد نواز شریف دو روزہ دورے پر ہانگ کانگ پہنچے تو ان کا پر جوش استقبال کیا گیا۔ انہوں نے اپنے بیان میں کہا کہ ہانگ کانگ سے تجارتی تعلقات بہت فائدہ مند ہوں گے۔ پاکستان میں سرمایہ کاری کے سلسلے میں اس علاقے کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ پاکستانی باشندے علاقے کی معیشت کے لئے قابل تعریف کردار ادا کر رہے ہیں۔ چین اور پاکستان نے ایک دوسرے کو کبھی مایوس نہیں کیا۔ ہم تعاون اور اشتراک کی پینگیں بڑھاتے ہوئے ترقی یافتہ ملک کے طور پر 21ویں صدی میں داخل ہوں گے۔

○ اپوزیشن لیڈر محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ حکومت احتساب کا چوتھا ایکٹ بھی لے آئے۔ مجھے گرفتار نہیں کر سکتی حکمرانوں کی سوچ جمہوری نہیں۔ تمام جماعتوں کو متحدہ ہو جانا چاہئے۔ وزیر اعلیٰ نے بینک دیوالیہ کئے اور وزیر اعظم نے ملک دیوالیہ کر دیا۔ سیف الرحمان دوکاندار سے مل مالک ہو گئے۔ موٹروے کا ڈھونگ ایک پلے بوائے کا شوق ہے۔ 50 ہزار گاڑیاں چلیں تو فائدہ ہے۔ لیکن وہاں صرف 16 سو گاڑیاں چل رہی ہیں۔ ہمارے دور میں سب کچھ تھا صرف "فالتو" لغاری کا پیٹ خالی تھا۔ حکومت نے کارگزاری درست نہ کی تو نئے الیکشن کرانے کا مطالبہ کریں گے۔ میرے نزدیک مسائل حل کا قومی حکومت ہے۔ لیکن سیاسی جماعتوں کی اکثریت نہیں مانتی۔ نواز شریف بزنس مین ہیں۔ وہ حکومت چلانے کی اہلیت نہیں رکھتے۔ انہوں نے پختونخواہ اور گریٹر جناح پور والی جماعتوں سے اتحاد کر رکھا ہے۔

○ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق وزارت تعمیرات میں اقتصادی دہشت گردوں نے ڈیڑھ ارب روپے پر ہاتھ صاف کر لئے ہیں۔

○ پبلک اکاؤنٹس کمیٹی نے کہا ہے کہ پی ڈبلیو ڈی میں رشوت کے بغیر کوئی کام نہیں چلتا۔ نئی تعمیرات چند ماہ میں ریت کا ڈھیر بن جاتی ہیں۔

○ متحدہ قومی موومنٹ کا مطالبہ مسترد کرتے ہوئے کراچی میں رینجرز مزید 6 ماہ تک تعینات کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ وزیر تجارت اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ سیلز ٹیکس ہر حال میں نافذ ہو گا۔

○ ٹنڈوالہ یار (سندھ) میں تیل و گیس کے وسیع ذخائر دریافت ہوئے ہیں۔

○ وزیر پانی و بجلی راجہ نادر پرویز نے کہا ہے کہ منہگائی کے تناسب سے بجلی کے نرخ بڑھائے جائیں گے۔

○ محکمہ تعلیم میں 40 ارب روپے کے گھپلے کا انکشاف ہوا ہے۔ عالمی بینک کی تازہ ترین رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ گذشتہ چھ سالوں میں سکولوں کی تعمیر و مرمت' کالجوں اور یونیورسٹیوں میں ریسرچ فنڈ کے لئے جو رقوم عالمی اداروں کی طرف سے دی گئیں ان کا صحیح استعمال نہیں کیا گیا۔ تحقیقات حساس اداروں کے سپرد کر دی گئی ہے۔

○ امریکی فوجیں کویتی سرحد پر پہنچ گئی ہیں۔ چین اور امریکہ عراق کے خلاف طاقت کے استعمال سے متعلق اپنے خیالات دور کرنے میں ناکام ہو گئے ہیں۔

○ اقوام متحدہ کی تین رکنی ٹیم صدارتی محلات کا جائزہ لینے بغداد پہنچ گئی ہے۔ ایک روسی لیڈر نے محلات کا جائزہ بھی لیا ہے۔

○ بھارت میں بی جے پی کے جلسہ میں بم دھماکوں سے مرنے والوں کی تعداد 55 ہو گئی ہے۔ آٹھ سو سے زائد افراد کو گرفتار کر لئے گئے ہیں۔ ہندو مسلم فسادات شروع ہونے کے بعد فوج کو گولی مارنے کے اختیارات دے دیئے گئے ہیں۔

○ سابق وزیر اعظم بلخ شیر مزاری کو سرکاری فرنیچر واپس نہ کرنے پر نوٹس جاری کر دیا گیا ہے۔ بلخ شیر مزاری نے لاہور راجن پور میں اپنے ذاتی گھروں کو سرکاری فرنیچر سے آراستہ کیا۔ اور بار بار کے مطالبہ کے باوجود واپس نہیں کیا۔

○ وزیر اطلاعات مشاہد حسین نے کہا ہے کہ مجوزہ آئینی پیکج میں اسلامی دفعات کو برقرار رکھا جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ مردم شماری میں حکومتی پسند کے نتائج تسلیم نہیں کریں گے۔

○ وزیر اعلیٰ سندھ نے کہا ہے کہ ہم کالا باغ ڈیم کی مخالفت نہیں کریں گے۔

○ اوکاڑہ کے قریب دو بسوں اور ٹرالے میں تصادم کے نتیجہ میں 3۔ افراد ہلاک اور 25 زخمی ہو گئے ہیں۔

○ محکمہ تعلیم پنجاب نے اعلان کیا ہے کہ مردم شماری کے سلسلہ میں 2۔ سے 18۔ مارچ تک سکول بند رہیں گے۔ اور طلباء طلبات کے بقیہ امتحانات 20۔ مارچ کے بعد ہوں گے۔

○ ملک کے مختلف علاقوں میں دوسرے روز بھی بارش ہونے کی اطلاعات ملی ہیں۔ پسرور میں مسلسل 8 گھنٹے بارش ہوئی۔ راولپنڈی میں شدید بارش سے ایک مکان گر جانے سے 4 افراد جاں بحق ہو گئے ہیں۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ ولی خان نے کہا ہے کہ سرحد کا نام پختونخواہ رکھنے سے کوئی نہیں روک سکتا۔ اے این پی باچہ خان کے مقاصد کو پایہ تکمیل تک پہنچائے گی۔ جھگڑا پختونخواہ پر نہیں بلکہ پختون عوام کے حقوق چھیننے پر ہے۔ سرحد اسمبلی کو توڑنے کا اختیار کسی کو نہیں دیں گے۔ یہ عوام کی منتخب اسمبلی ہے۔

○ فیصل آباد میں دہشت گردوں کی فائرنگ سے جان بحق ہونے والے دو علماء کرام اور رکشہ ڈرائیور کو سپرد خاک کر دیا گیا جنازہ میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔

○ سیکرٹری اسمبلی سے اختلافات کے باعث ڈپٹی سپیکر پنجاب اسمبلی نے کارروائی کا بائیکاٹ کر دیا ہے۔

○ شعبہ تعلقات عامہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ مسلح افواج میں ڈاؤن سائزنگ نہیں ہو گی۔

○ توہین عدالت کے ترمیمی ایکٹ کو سپریم کورٹ میں چیلنج کر دیا گیا ہے۔ درخواست دہندہ نے کہا ہے کہ قانون کے ذریعے عدالت عظمیٰ کو صدر اور وزیر اعظم کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا گیا ہے۔ اور سپریم کورٹ کے اختیارات محدود کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

نصرت جہاں اکیڈمی کی طالبہ کا اعزاز

○ نصرت جہاں اکیڈمی کی طالبہ عزیزہ فاطمہ خاں بنت سیف الرحمان قیصرانی نے گولڈن جوبلی تقریبات کے سلسلہ میں منعقد ہونے والے انگریزی تقریری مقابلہ میں پاکستان بھر کے سیکنڈری سکولز میں اول پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ 14 جنوری 1998ء کو وفاقی وزیر تعلیم جناب سید غوث علی شاہ صاحب نے اسلام آباد میں منعقدہ تقریب میں بچی کو 2000 روپے نقد انعام اور سند امتیاز سے نوازا ہے۔

ملکی سطح پر نصرت جہاں اکیڈمی کا یہ پہلا اعزاز ہے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس کامیابی کو اس ادارہ کے لئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے اور مستقبل میں بھی کثرت سے ہمیں ایسی کامیابیوں سے نوازے۔

ایکسپورٹ کوالٹی
لیدر جیکٹس / خان بابا سٹور گولبازار ربوہ
☎: 212233

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
شریف جیولرز اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان: 212515 رہائش: 212300

خوشخبری
بوتیک GROTTO افتتاح ہو چکا ہے
نئے ڈیزائن اور جدید فیشن اور موسم کے مطابق ملبوسات
کا مرکز جلد تشریف لائیں اور موقع سے فائدہ اٹھائیں
منصورہ حلیم

اپنی رقم کا صحیح نعم البدل پلاٹ یا مکان کی صورت میں پائیے
رابطہ کیلئے
کہکشاں پراپرٹی سنٹر نزد جلسہ گاہ جدید ربوہ
فون 211842

بدہضمی، گیس ٹربل کا فوری علاج

نیز ہمارے ہاں ہر قسم کے خالص عرقیات مشروبات اور جڑی بوٹیاں دستیاب ہیں
پاکستان کے ہر شہر میں میڈیکل سٹور اور دواخانہ کے مالکان ڈسٹری بیوشن کیلئے رجوع کریں
اکسیر ہاضم
تیار کردہ دواخانہ حکیم اکمل خان ٹرانسفارمر چوک صادق آباد راولپنڈی
فون 429888

پیچیدہ اور پرانی امراض قابل علاج ہیں
فرحت کلینک (ہومیو) راجیکی روڈ ربوہ
☎: 766

ربوہ میں ہومیو پیتھک ادویات کا سب سے بڑا اور معیاری ادارہ
کیور ویل میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ڈاکٹر راجہ ہومیو
فون 213156 - 771
فیکس 212299
گول بازار ربوہ

تبادلہ پلاٹس
سرگودھا شہر کے سکنی و کمرشل پلاٹس کے تبادلہ میں • ربوہ • اسلام آباد • راولپنڈی میں زرعی، سکنی و کمرشل پلاٹس درکار ہیں
رابطے:
• سرگودھا فخر اسٹیٹ ایجنسی فخر احمد
☎ 212434/0341-775060 موبائل
• راولپنڈی اسلام آباد لیڈرز محمد احمد خان
☎ دفتر 552388 رہائش 593883
• ربوہ پولٹری ماسٹر خالد۔ زاہد
☎: دفتر 213115